فغانِ زائرہؔ

اے زائرہؔ! زندہ رہے پیغام حسینی
تاحشر عزادارئِ شبیرؑ نہ ہو کم

محترمہ مرضیہ شمسی زائرہؔ

کے نئے نوحوں کا مجموعہ

ناشر

نور ہدایت فاؤنڈیشن

امامباڑہ غفران مآبؒ، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ۔۳

سلسلہ اشاعت مؤسسۂ نور ہدایت ۔۲۹

نام کتاب	:	فغانِ زائرہؔ
مصنفہ	:	محترمہ مرضیہ شمسی زائرہؔ
ناشر	:	نور ہدایت فاؤنڈیشن، لکھنؤ
کمپوزنگ	:	جائسی کمپیوٹرس پوائنٹ لکھنؤ (9335276180)
سرورق	:	گرافک گرافک، گولہ گنج لکھنؤ
مطبع	:	نظامی پریس، وکٹوریا اسٹریٹ، لکھنؤ
سنہ اشاعت	:	محرم الحرام ۱۴۳۴ھ/نومبر ۲۰۱۲ء
تعداد	:	ایک ہزار
ہدیہ	:	۱۰/روپے

ملنے کے پتے

(۱) ۳۷/ جوہری محلہ، چوک لکھنؤ۔۳

(۲) نور ہدایت فاؤنڈیشن، امام باڑہ غفرانمآبؒ، چوک، لکھنؤ۔۳

فون نمبر:0522-2252230 موبائل:09335276180

ای میل:noorehidayat@gmail.com&yahoo.com

ویب سائٹ: www.noorehidayatfoundation.com

التماس فاتحہ خوانی

والد مرحوم عمدۃ العلماء مولانا سید کلب حسین اخترؔ طاب ثراہ

والدہ مرحومہ ہاشمیہ بیگم صاحبہ

چچا ابا خطیب اکبر مولانا سید اولاد حسین شاعرؔ طاب ثراہ

برادر مرحوم صفوۃ العلماء مولانا سید کلب عابد صاحب طاب ثراہ

شوہر مرحوم سید شمس الحسن تاجؔ صاحب

اور میری جواں سال دختر مرحومہ سعیدہ نقوی

کے نام ایک بار سورۂ حمد اور تین بار سورۂ اخلاص

کی تلاوت فرمانے کی زحمت کریں

ملتمسہ

مرضیہ شمسی زائرہؔ

جوہری محلہ، چوک لکھنؤ

عرضِ نور

موسسہ نور ہدایت (فاؤنڈیشن) اپنی پاکیزہ پیش قدمی کو ثبت کرتے ہوئے اشاعت کتب کے سلسلہ کی انتیسویں کڑی **’فغان زائرہؔ‘** پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

دنیا جانتی ہے تاریخ ہند خصوصاً تاریخ اودھ میں خاندان اجتہاد کا اپنا خاص حصہ ہے۔ علمی و قلمی منظر نامہ پر اس کا رنگ جما ہے، دین و مذہب کے حوالہ سے سماج میں اس کا سکہ چلتا ہے، ادب کے میدان میں اس کی شہسواری کا دبدبہ ہے، بزم خطابت میں اس کا طوطی بولتا ہے، عزاداری کے حوالے سے بھی اس خاندان کے کارنامے قابل ذکر ہیں، عزائی ادب کی تخلیق و فروغ میں اس کا حصہ اہم ہے، اس کی مرثیہ نگاری کے تعلق سے ایک تحقیقی تالیف **”خانوادۂ اجتہاد کے مرثیہ گو“** (ماہرؔ سے ساحرؔ تک) منظر عام پر آچکی ہے۔ نوحے کے حوالے سے بھی اس خاندان کے کارنامے نمایاں اور اہم ہیں۔ نوحہ گوئی میں بھی اس خاندان کی خواتین کا خاص انہماک رہا ہے، جس سے عزائی فضاؤں میں ان کے مبکیانہ نوحوں کی بازگشت رہی ہے۔ اس سلسلہ میں نور ہدایت فاؤنڈیشن ایک اہم ترتیب **”تاثیر عزا“** پیش کر چکا ہے۔ اس میں عصر حاضر کی معروف پاکیزہ خیال شاعرۂ اہلبیتؑ جناب زائرہؔ نے خاندانِ اجتہاد کی نوحہ گو شاعرات کے نوحے ان کے تعارف کے ساتھ مرتب کئے ہیں۔ انہیں محترمہ شاعرہ کے نوحوں کا پہلا مجموعہ **”کلام زائرہؔ“** پیش کرنے کے بعد اب یہ دوسرا مجموعہ **”فغانِ زائرہؔ“** منزل عام پر لانے کا شرف بھی ہمارے نام ہے۔

اپنے باذوق قارئین اور عزادار مومنین سے امید ہے کہ اس تازہ پیشکش کو بھی قدر و پذیرائی سے ہمکنار کریں گے اور مثاب ہوں گے۔

۱۴؍نومبر ۲۰۱۲ء

سید مصطفی حسین نقوی اسیفؔ
جائسی
مدیر ماہنامہ ”شعاع عمل“، لکھنؤ

زائرہؔ کی نوحہ نگاری: ایک تعارف

م۔ر۔عابد گولہ گنج،لکھنؤ

اردو نوحہ (و ماتم) اردو مرثیہ سے کہیں زیادہ غالب اور توانا رثائی صنف سخن ہے۔ یہ تنقید و تحقیق کے رسمی دروازہ پر نہ جانے کب سے دستک دے رہا ہے لیکن وہاں کے آقایانِ نامدار و وضعدار کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی، اردو نوحہ رثا سے انحرافی جرثومہ سے کم متاثر ہوا۔ یہ سب سے زیادہ سروں والی اور بولوں والی صنف سخن ہے۔ اپنی مقبولیت اور پذیرائی سے ملک سخن میں نوحہ کا بول بالا رہا ہے۔ اس بول بالے کا سرا صنف نازک سے مل جاتا ہے۔ مرد غلبہ کے سماج میں بھی کم از کم نوحہ خوانی کے حوالہ سے عورتوں نے وہ جمالی دھاک جمالی ہے کہ مردوں کو عورتوں (کے نوحوں) کا کلمہ پڑھے بنا کچھ نہیں بنتا۔ مرد صرف انجمن کے پلیٹ فارم پر صاحب بیاض ہوتے ہیں، وہ بھی نامزد اور معین۔ عورتوں کی دنیا میں بیاض عام ہوتی ہے۔ نوحہ کے معاملہ میں سبھی ایک دھن میں ایک سر میں ایک آواز ہو جاتی ہیں۔

نوحہ کے لغوی معنی 'بین' کے ہیں جو عزا (سوگ) کا اہم اور برجستہ فطری حصہ ہوتا ہے۔ سوگ اور بین تو کوئی عورتوں سے پوچھے! بین کا واقعی محرک درد ہے۔ یہ بھی اسی صنف نازک سے مخصوص ہے۔ اس طرح صنف نوحہ پر طبع آزمائی کا طبیعی حق اسی صنف کو پہنچتا ہے۔ فن اور صلاحیت کے لحاظ سے اسے 'ہم کسی سے کم نہیں' کہنے سے روکا نہیں جا سکتا۔

اس صنف کی نوحہ نگاری کا ایک قابل قدر نمونہ زیر نظر مجموعہ ہے جو نیک آل، جواں خیال، جواں مشق، بزرگ مرتبت معظّمہ سیدہ مرضیہ شمسی زائرہؔ اجتہادی کا نتیجہ فکر ہے۔ موصوفہ کے معنوی تعارف کو یہی مجموعہ کافی ہے۔ اس پر مستزاد ان کا پہلا مجموعہ 'کلام زائرہؔ' (۲۰۰۹ء نور ہدایت فاؤنڈیشن لکھنؤ) اور ان کی ترتیب 'تاثیر عزا' (خاندان اجتہاد کی شاعرات کے نوحے مع تعارف ۲۰۱۱ء۔ نور

ہدایت فاؤنڈیشن، لکھنؤ) ظاہری تعارف میں ان کی ذات مستغنی ہے۔ ایک پردہ دار خاتون کے تعارف کے جتنے ذریعے ہو سکتے ہیں وہ موصوفہ کے تعلق سے نمایاں سے نمایاں اور معروف سے معروف ہیں۔ یعنی وہ سارے نسبتی (نسبی و سببی) تعارفوں سے بھری پری ہیں۔ موصوفہ خاندانی ہیں اور ایسی کہ خاندان خود نامی ہی نہیں 'لقبی' ہے، خاندان اجتہاد۔ اس خاندان نے علمی، دینی، ادبی، عزائی اور سماجی تاریخ میں اپنا خاص مقام بنایا ہے۔ اس طرح موصوفہ علم و ادب کی موروثی ملکہ ہیں (ایسی میراث ترکہ والی تقسیم سے محفوظ رہتی ہے بلکہ ضربی بھی ہو سکتی ہے۔) موصوفہ ذاکر (و بانیٔ) شام غریباں عمدۃ العلماء مولانا سید کلب حسینؒ کی عمدہ نہاد بیٹی، ان کی ٹکسالی زبان اور خوش بیانی کی وارث، قدوۃ العلما مولانا سید آقا حسنؒ (کی سنجیدہ سماجی و علمی قیادت کی وارث) پوتی۔ صفوۃ العلماء مولانا سید کلب عابدؒ اور حکیم امت مولانا ڈاکٹر کلب صادق مدظلہ کی ہمشیرہ (شرافت نفس، سلاست زبان و بیاں، متانت فکر و نظر کی علامت) ہیں اور عالی جناب سید شمس الحسن تاجؔ مرحوم کی (ہنرمندی، تزئین و تزین کی ہم قافیہ) رفیقہ حیات پھر شکیل شمسی جیسے نمودار انقلاب انداز صحافی (اور میڈیا پرسن) کی والدہ، قائد ملت مولانا سید کلب جواد جیسے برجستہ فعالیت پناہ رہبر کی پھوپھی اور خطیب زمن مولانا حسن ظفر جیسے نمودار، طرحدار پاک بیاں کی خالہ۔ یہ ذرائع تعارف یہیں پر ختم نہیں ہوتے بلکہ خوف طوالت سے یہاں وقف جائز کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

پیش نظر مجموعہ کی تخلیق کار کربلا مولد شاعرہ زائرہؔ کو لکھنؤ اور خاندان کی عام و خاص علمی، دینی اور ادبی فضا نے پروان چڑھایا۔ پھر بھی انہوں نے اپنی موزونی طبع کو بچپن سے جوانی تک (بچکانہ) اظہار سے مانوس نہ کیا: پختہ فکری کی منزل میں پہنچ کر زیارت مقدسہ کے بعد ہی اپنی طبعی تحریک کو شکیل و جمیل و عقیل و شمیل کر کے ملک اخلاص میں اس کی تاج پوشی کر دی اور اپنے جذبِ زائرہؔ کی مخلصانہ (تخلصی) نقاب کشائی کی ؎

جا کر وہاں میں روؤں جہاں روئے تھے حسینؑ

پھر تو وہ ہیں اور ان کی نوحہ نگاری اور منقبت گوئی کی راہِ سعیدہ۔

جہاں تک ان کے فن نوحہ نگاری کا تعلق ہے خود ان کے صاحب زادہ ان کی شاعری پر رقم طراز ہیں:۔

''انہوں نے فنی باریکیوں اور ادبی تقاضوں پر دھیان دینے کے بجائے اپنے جذبات کی سادگی کو برقرار رکھنے پر زور دیا ہے۔ اشعار وہ عوام کے لئے نہیں ممدوح کو سنانے کے لئے کہتی ہیں'' ؎

میں اپنے نوحے سناتی ہوں اپنے مولا کو
اسی طرح مرے دل کو قرار آتا ہے

(ایک زائرہؔ کی شاعری مشمولہ کلام زائرہؔ)

پتہ نہیں شکیل شمسی نے یہ بات اپنی تہذیب کے منکسرانہ لہجے میں کہی، یا موصوفہ کے کلام کو فنی تنقید اور ادبی تجزیہ و تقدیر سے محفوظ (Immune) رکھنے کے لئے کہی، لیکن یہاں میں معذرت کے ساتھ ان سے کچھ اختلاف رائے کی جسارت کرنا چاہتا ہوں۔ (معاف فرمایئے، میں نہ تو رموزِ فن کا آشنا نقاد ہوں، نہ کوئی قلم شناس صحافی یا ادیب) فن سے فنکار نہیں بنتا، فنکار سے فن بنتا ہے۔ پھر شاعری جذبات کی سادگی ہی کا نام ہے۔ تبھی تو غالبؔ، مومنؔ کی سادہ بیانی کے ایک شعر پر اپنا دیوان قربان کرنے پر تیار ہو گئے تھے۔ نوحہ گوئی خود ابھی بھی کافی حد تک اپنے خلوص اور جذب صادق پر قائم ہے اور اسے ؎

نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پرواہ

'اسی طرح اسے قلبی قرار آتا ہے' زائرہؔ کی نوحہ نگاری کو اسی تناظر میں دیکھنا چاہئے پھر اس کے پس منظر میں جیولری ڈیزائننگ اور ڈریس ڈیزائننگ کی فنی صلاحیت ناقابل انکار ہے۔ اسی کا پاک ایڈیشن ان کی نوحہ نگاری کو کہہ سکتے ہیں۔

آخر میں امید ہے، اہل ذوق، اہل نظر، خصوصاً عزادار اور عزاداری اور نوحہ کی واقعی حقدار ماتم دار خواتین اس مجموعہ کی قدر و پذیرائی سے فن اور فنکار کی خاطر خواہ ہمت افزائی کریں گی۔

حمد پردگار

ابتدا نام خدا سے جو ہے رحمان و رحیم
حمد کرتے ہیں تری ربِّ جہاں ، ربِّ کریم

مالک روز جزا خالق ہر جن و بشر
مدح کرتے ہیں تری طائر و حیوان و شجر

تو ہی معبود ہے ، تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں
آخری لطف وکرم کی تری حد چاہتے ہیں

میرے خالق ہو عطا مجھ کو ہدایت تیری
راہ ان کی ملے جن پر ہے عنایت تیری

جن پہ تیرا ہے غضب ان سے بچانا مجھ کو
سارے گمراہوں کی راہوں سے ہٹانا مجھ کو

اے خدا! جگ کے خدا ، ہر کسی ممکن کے خدا
نور وظلمت کے خدا، رات کے اور دن کے خدا

میں گنہگار بہت ، تو بڑا رحمان و رحیم
بخش دے میری خطاؤں کو مرے رب کریم

نزع کے وقت کی مشکل مری آساں کر دے
میری تربت کے اندھیروں میں چراغاں کر دے

تیرے؟ محبوب کے صدقہ میں ہو راحت مجھ کو
اور ملے روز جزا ان کی شفاعت مجھ کو

نیک اولادیں ملیں یہ ہے عطائے یزداں
زائرہؔ شکر ادا کرنے سے قاصر ہے زباں

✡✡✡

इमाम हुसैन का सन्देश मानवता के नाम

लेखक : सय्यिदुल उलमा मौलाना सय्यद अली नक़ी नक़वी

इस्लामी अक़ीदे (ख़ुदा का विश्वास)

लेखक : अल्लामा सय्यद मुजतबा मूसवी लारी

निशाने राह

लेखक – मौलाना सै० हसन ज़फ़र नक़वी

अलमदारे कर्बला

लेखक – जनाब शकील हसन शमसी

इस्राईल का आतंकवाद

लेखक – जनाब शकील हसन शमसी

नूरे हिदायत फाउण्डेशन

نعت

عمرہ اکتوبر سنہ ۲۰۰۰ء کے بعد حج بیت اللہ ۲۱/جنوری سنہ ۲۰۰۳ء کو دورانِ سفر ہوائی جہاز میں آقا کی مدح میں یہ چند اشعار نظم کیے۔

آج پھر سمتِ مدینہ مجھے جانا ہوگا
سر کو روضہ پہ محمدؐ کے جھکانا ہوگا

فیصلہ کر کے چلے ہیں یہ محبان رسولؐ
حالِ دل اپنا محمدؐ کو سنانا ہوگا

دور سے آتے ہیں ارمان زیارت لے کر
خواب میں چہرۂ پر نور دکھانا ہوگا

نور ہی نور نظر آئے گا تا حد نظر
ایسے منظر کو تو آنکھوں میں سمانا ہوگا

دیکھ کر کعبے کو ہو جائیں گی پر نم آنکھیں
یہ نہ سوچا تھا دوبارہ یہاں آنا ہوگا

چوم کر رکن یمانی کو قرار آئے گا
سنگ اسود کو بھی آنکھوں سے لگانا ہوگا

دل تڑپ جائے گا جاؤں گی میں جس وقت بقیع
چشم گریاں سے لہو دل کا بہانا ہوگا

دیکھ کر قبر ائمہؑ کو جگر تڑپے گا
بس تصور ہی میں سینے سے لگانا ہوگا

صاحب العصرؑ بہت جلد یہاں آئیں گے
شر سے کفار کے اسلام بچانا ہوگا

کر دیئے گل بنی ہاشم کے مزاروں کے چراغ
جگمگاتے ہوئے محلوں کو مٹانا ہوگا

جلد مٹ جائیں گے دنیا سے یہ سب آلِ سعود
میرے مولاؑ کی حکومت کا زمانہ ہوگا

زائرہؔ جلد سفر ختم ہو لب پرہے دعا
یہ قصیدہ مجھے آقا کو سنانا ہوگا

۞۞۞

نوحہ(۱)

درحال امیرالمومنین علیہ السلام

زخمی ہوئے ہیں شیرِ خدا شاہِ ذوالفقار
سر پر کیا ہے ملجم ملعوں نے ایسا وار

مسجد میں ہائے قتل کیا روزہ دار کو
بیٹے تڑپ رہے ہیں نمازی ہیں بے قرار

مولائے کائناتؑ کو دیکھا لہو میں تر
بے ہوش ہوکے گر پڑیں زینبؑ جگر فگار

مایوس زندگی سے ہوئے ہیں شہ انام
بچوں کو اپنے دل سے لگاتے ہیں بار بار

اکیسویں کی صبح کو رخصت ہوئے امامؑ
ہیں غم میں شہؑ کے زینبؑ و کلثومؑ بے قرار

جن و ملائکہ میں ہے اک حشر سا بپا
ماتم ہے بحر و بر میں فضائیں ہیں سوگوار

مولا علیؑ کے چاہنے والے تڑپ گئے
دنیا سے کوچ کر گئے جب شیرِ کردگار

روتے ہیں سر کو پیٹ کے مسکین اور یتیم
کس کس کا آسرا تھے شہنشاہِ نامدار

اٹھنے لگا جنازہ تو زینبؑ نے یہ کہا
بابا کو اپنے دیکھ لوں بھائی میں ایک بار

جاتے ہو اپنے چاہنے والوں کو چھوڑ کر
بابا قرار آئے گا کیوں کر تہہ مزار

بیٹی کو اپنی چھوڑ کے بابا کہاں چلے
سونے مکاں میں کیسے مجھے آئے گا قرار

تابوت جا رہا ہے علیؑ کا سوئے نجف
ہے ساتھ روحِ پاکِ رسولؐ فلک وقار

مولاؑ سوائے آپ کے ہم کس کو دیں صدا
سن لیجئے دعا یہ مری بہر کردگار

ہے زائرہؔ کی بس یہ تمنا حضور سے
روضہ پہ اپنے مجھ کو بلا لیں پھر ایک بار

نوحہ(۲)

صغریٰؑ نے کہا کیوں گئے بابا مرے گھر سے
بیتاب مرا دل ہے جدائی کے اثر سے

کیوں لینے نہ آئے مجھے بھیا علی اکبرؑ
کیا اب نہیں آئیں گے پلٹ کر وہ سفر سے

دن رات فغاں لب پہ ہے اور در پہ نظر ہے
بیماریٔ دل بڑھ گئی ہے ہجرِ پدر سے

دل میں ہے عزاداریِ شبیرؑ کا جذبہ
ہر قلب میں الفت ہے شہؑ جن و بشر سے

ہر ملک میں ہر شہر میں ہے شاہؑ کا ماتم
بے چین ہر اک دل ہے شہادت کے اثر سے

اس طرح سے ہمشکل نبیؐ خیمہ سے نکلے
جس طرح نکلتا ہے جنازہ کوئی گھر سے

ماں ہاتھوں کو پھیلائے یہ کرتی ہے دعائیں
نیزہ کوئی ٹکرائے نہ اکبرؑ کے جگر سے

اکبرؑ کی صدا سن کے گرے دشت میں سرورؑ
دل باپ کا تھا ، ٹوٹ گیا داغِ پسر سے

اصغرؑ جو ہوئے دفن تو مادر یہ پکاری
کیا چھپ گیا ہے چاند مرا میری نظر سے

وہ ظلم سکینہؑ پہ کیا شمر لعیں نے
خوں رن میں ٹپکنے لگا کانوں کے گہر سے

بابا کو پکارا تو ستم اور ہوا یہ
رخسار ہوئے سرخ طمانچوں کے اثر سے

خاموش تھی سہمی ہوئی معصوم سکینہؑ
پھر روئی نہ شمر ستم ایجاد کے ڈر سے

خیموں میں لگی آگ تو زینبؑ یہ پکاریں
عباسؑ کو اب ڈھونڈ کے لاؤں میں کدھر سے

رن میں یہ ہوا ظلم و ستم آلِ نبیؐ پر
اسباب لٹا چادریں چھینی گئیں سر سے

تڑپاتا ہے دل ، شہؑ سے جدائی کا تصور
غم بھائی کا پوچھے کوئی زینبؑ کے جگر سے

سن لی خبر قتل مگر روئیں نہ زینبؑ
بچوں کو بچاتی رہیں جلتے ہوئے گھر سے

ہو دل کو سکوں مدح حسینی کی بدولت
خالی کوئی جاتا نہیں آقا ترے در سے

یہ زائرہؔ کرتی ہے دعا ربِّ جہاں سے
محفوظ عزادار ہوں ہر آفت و شر سے

۞۞۞

نوحہ(۳)

ہند میں آکر ہوئے ہیں میہماں پھر شاہِ دیںؑ
سج گئے سارے عزا خانے سجی ہے شہ نشیں

سوگوارانہ فضا سب عرش سے ہے فرش تک
شاہِؑ دیں کے چاہنے والے بہت ہیں دل حزیں

آخری سجدہ کیا جس خاک پر شبیرؑ نے
ہم اسی خاکِ شفا پر رکھتے ہیں اپنی جبیں

اصغرؑ معصوم کی گردن پہ جب ناوک لگا
زلزلہ آیا زمیں کو ہل گیا عرشِ بریں

لاش اصغرؑ دیکھ کر بس اتنا مادر نے کہا
ہائے تیرے سن کے بچے ذبح ہوتے ہیں کہیں

قبر میں گردن نہ دکھنے پائے بچے کی مرے
دیتی ہوں بے شیرؑ کو حفظِ خدا میں اے زمیں

ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہے جسمِ قاسمؑ دشت میں
قتل گہہ سے کس طرح لاشے کو لائیں شاہِ دیںؑ

چاروں بیٹے کربلا میں ہوگئے شہؑ پر فدا
''وا حسینا'' کہہ کے لیکن روتی ہیں ام البنینؑ

کی ہے یوں اللہ کی طاعت شہ مظلومؑ نے
پشت پر قاتل ہے، سجدہ میں ہے سرورؑ کی جبیں

مضطرب ہیں بی بیاں سر کو چھپائیں کس طرح
چھین لی ہیں چادریں ، خیمے جلاتے ہیں لعیں

زائرہؔ کو دفن کر کے جانے والو الوداع
آئیں گے مولاؑ مری تربت میں ، دل کو ہے یقیں

نوحہ(۴)

قسمت سے جس کو شاہؑ کا روضہ دکھائی دے
وہ سرزمین عرشِ معلیٰ دکھائی دے

پانی پلاؤ سب کو یہ حکم امامؑ ہے
لشکر میں حرؑ کے کوئی نہ پیاسا دکھائی دے

آیا لبِ فرات علمدار شاہِؑ دیں
اڑتا ہوا فضا میں پھر یرا دکھائی دے

اس باوفا کے صبر و تحمل کی کیا مثال
رکھ کر فرات قبضہ میں پیاسا دکھائی دے

کوفہ کی راہ میں کبھی بازارِ شام میں
بے پردہ آلِ فاطمہ زہراؑ دکھائی دے

کیا قلب پر گذر گئی اس باپ کے جسے
کڑیل جواں زمیں پہ تڑپتا دکھائی دے

فرق شہید کرب و بلا راہِ شام میں
قرآن بولتا سرِ نیزہ دکھائی دے

اک جاں بلب صغیرؑ کو شہؑ رن میں لائے ہیں
پانی پلا دے کوئی تو ایسا دکھائی دے

کس طرح ماں بھلائے گی اس نو نہال کو
جو خواب میں بھی آئے تو پیاسا دکھائی دے

تھے ساتھ جس کے صبح کو انصارؑ و اقرباؑ
اب وقتِ عصر رن میں وہ تنہا دکھائی دے

سیدانیاں اسیر ہوئیں بعدِ قتل شاہؑ
اور گھر نبیؐ کی آلؑ کا جلتا دکھائی دے

قرب ضریح آ کے یہ کر زائرہؔ دعا
اے کاش خواب میں مرا مولا دکھائی دے

۞۞۞

ماہنامہ ''شعاع عمل'' (ہندی و اردو)

زیر سرپرستی:
قائد ملت حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب قبلہ

مدیر مسئول: مولانا سید مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی

زر سالانہ -/200

شائقین کرام ادارہ سے رابطہ قائم کریں

نور ہدایت فاؤنڈیشن، امام باڑہ غفران مآبؒ، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ۔۳
فون:0522-2252230 موبائل:09335276180

سواری (۵)

کرو رخصت عزادارو! یہ آقا کی سواری ہے
اٹھاؤ دوش پر ہم سب کے مولا کی سواری ہے
طمانچے کھائے جس نے اس کے بابا کی سواری ہے
شہید کربلا فرزند زہراؑ کی سواری ہے

غریب و بے وطن فرزند حیدرؑ کا جنازہ ہے
شہید و بے کفن زہراؑ کے دلبر کا جنازہ ہے
ہوئی پامال جو اس لاشِ بے سر کا جنازہ ہے
شہید کربلا فرزند زہراؑ کی سواری ہے

صدا بیٹے کی سن کر کس طرح دل کو سنبھالا تھا
دلِ اکبرؑ سے نیزہ شاہؑ نے کیوں کر نکالا تھا
جواں بیٹے کا لاشہ کانپتے ہاتھوں سے لایا تھا
شہید کربلا فرزند زہراؑ کی سواری ہے

تلاطم تھا جہاں میں ، رن میں جب بیشیر آیا تھا
پدر کے ہاتھ پر وہ تیر کھا کر مسکرایا تھا
تڑپتے دل سے اس کو خاک میں شہؑ نے چھپایا تھا
شہید کربلا فرزند زہراؑ کی سواری ہے

عزاداروں میں ماتم ہے ، مرے مولاؑ خدا حافظ
تڑپ کر کہہ رہے ہیں ، سرورؑ والا خدا حافظ
شہؑ بے کس خدا حافظ ، مرے آقا خدا حافظ
شہید کربلا فرزند زہراؑ کی سواری ہے

جگر تڑپا رہا ہے آپ کا جانا خدا حافظ
شہؑ والا! دوبارہ پھر یہاں آنا ، خدا حافظ
ہوا جاتا ہے سونا تعزیہ خانہ ، خدا حافظ
شہید کربلا فرزند زہراؑ کی سواری ہے

علم عباسؑ کا جاتا ہے اور بے شیرؑ کا جھولا
خطائیں بخش دیجے چاہنے والوں کی اے مولاؑ
رہے گی زندگی تو پھر کریں گے مجلسیں برپا
شہید کربلا فرزند زہراؑ کی سواری ہے

دعائیں مانگتے ہیں وقتِ رخصت سب ہی رو رو کر
عزادارانِ مولاؑ جلد دیکھیں روضۂ سرورؑ
دعائے زائرہؔ سن لیجئے آقا مری آکر
شہید کربلا فرزند زہراؑ کی سواری ہے

۞۞۞

سید العلماءؒ سید علی نقی نقوی کے متعلق معلومات

سید العلماء کی حیات وآثار کے متعلق تحقیقی وتدوینی کام مؤسسۂ نور ہدایت، امامباڑہ غفران مآبؒ میں ہو رہا ہے۔ لہٰذا موصوف کے حلقۂ قربت وعقیدت سے درخواست ہے کہ اس تعلق سے جو بھی مناسب مواد مثلاً یادداشتیں، گفتگو، مجلسی نکات نیز خطوط ومضامین، ویڈیو یا آڈیو کیسیٹ اور سی۔ڈی۔ وغیرہ ہوں عنایت فرمادیں۔ عین نوازش ہوگی۔ یہ سب استفادہ کے بعد انشاء اللہ بصد شکریہ واپس کردیئے جائیں گے۔

نوحہ(۶)

عزا ختم ہے میہماں جا رہا ہے
شہؑ دین و دنیا کہاں جا رہا ہے

دلوں پر گھٹا غم کی چھائی ہوئی ہے
تڑپتا ہے دل میہماں جا رہا ہے

عزادار کس سے دعائیں کریں گے
علمدارِ شہؑ کا نشاں جا رہا ہے

ہمارے مکانوں کو ویران کر کے
شہنشاہ کون و مکاں جا رہا ہے

خدا تیرِ دشمن سے اس کو بچائے
سوئے فوج اک بے زباں جا رہا ہے

فدا ہونے دینِ محمدؐ پہ رن میں
وہ لیلا کا کڑیل جواں جا رہا ہے

شبیہ نبیؐ سے کوئی کہہ دے جاکر
لعیں رن میں لے کر سناں جا رہا ہے

اسیرانِ کرب و بلا جا رہے ہیں

نبیؐ کا یہ کنبہ کہاں جا رہا ہے

کمر میں ہے زنجیر ، پیروں میں بیڑی
سوئے شام اک ناتواں جا رہا ہے

کرو زائرہؔ رو کے مولاؑ کو رخصت
مکاں سے شہؑ دو جہاں جا رہا ہے

۞۞۞

نوحہ(۷)

منتظر تھی اپنے مولا کی نگاہِ کربلا
آ گیا اس سر زمیں پر بادشاہِ کربلا

جس کو چاہا تھا مٹانا ، خلد کا نقشہ ہے وہ
دیکھ لے دنیا اب آکر ، عز و جاہِ کربلا

حق پہ آنچ آئے تو باطل کی کلائی موڑ دو
یہ سبق دیتی ہے ہم کو درس گاہِ کربلا

پھر اگر قسمت سے جانا ہو درِ شبیرؑ تک
چومتی آنکھوں سے جاؤں شاہراہ کربلا

ساری دنیا کے دلوں پر ہے حکومت آپ کی
تاجدار کربلا اے بادشاہِ کربلا

السلام اے جانثارانِ حسینؑ ابن علیؑ
کرتے ہیں حیدرؑ ثنا تیری سپاہِ کربلا

جلتی ریتی پر پڑے ہیں فاطمہؑ کے لختِ دل
کوئی سورج ، کوئی تارہ ، کوئی ماہِ کربلا

راہِ حق میں آخری ہدیہ ہے یہ شبیرؑ کا
رن میں اک بے شیرؑ کو لائے ہیں شاہ
کربلا

سید سجادؑ پر کیا کیا ہوئے ظلم و ستم
شام ہو ، یا راہِ کوفہ ہو ، کہ راہِ کربلا

دل کی حسرت ہے کہ پھر جاؤں سوئے کرب و بلا
دیکھوں پھر اک بار جا کر بارگاہِ کربلا

زائرہ کے کیجیئے آنسو مرے مولاؑ قبول
اک نگاہ لطف ہو مجھ پر بھی شاہِ کربلا

✿✿✿

نوحہ(٨)

اسلام کے پرچم کے نگہبان علمدار
شبیرؑ کی اور فاطمہؑ کی جان علمدار

آقاؑ کو نہ چھوڑا ہے ، نہ چھوڑیں گے اکیلا
مادر سے ہوا تھا یہی پیمان علمدار

بہتے ہوئے پانی پہ لہو دل کا بہایا
جب رن میں لگا مشک پہ پیکان علمدار

پانی بھی بھتیجی کے لئے لا نہ سکے تو
دیتے ہیں سکینہؑ کے لئے جان علمدار

شہؑ نے کہا اک بار اخی کہہ کے پکارو
بھائی کہا ، اور ہوگئے بے جان علمدار

آؤ پئے امداد ردا چھنتی ہے سر سے
ہمشیر کی چادر کے نگہبان علمدار

یہ پرچم عباسؑ ہے آنکھوں سے لگاؤ
تھے لشکرِ سرورؑ کی عجب شان علمدار

کچھ اس طرح ہم لوگوں نے آقا کو پکارا
بھائی کی طرح ہوگئے مہمان علمدار

جب ہند میں روضہ کا ترے آیا تھا پرچم
دیکھی تھی عزاداروں نے وہ شان علمدار

خالق کی رضا سے ہوئی روضہ کی زیارت
ہے زائرہؔ اس واسطے قربان علمدار

۞۞۞

نوحہ(۹)

ایک ماں کی یہ رن میں صدا ہے، میرا ننھا مسافر کہاں ہے
چاند میرا کہاں چھپ گیا ہے ، میرا ننھا مسافر کہاں ہے

چھٹ کے ماں سے قرار آیا کیوں کر،اے مرے لال اے میرے دلبر
حال مادر کا دیکھو تو کیا ہے ، میرا ننھا مسافر کہاں ہے

ڈھونڈنے تجھ کو کس سمت جاؤں ، اپنے سینہ سے کیسے لگاؤں
سنتی ہوں تیرا زخمی گلا ہے ، میرا ننھا مسافر کہاں ہے

رن سے آ کر نہ صورت دکھائی کتنی جلدی اجل تجھ کو آئی
جانِ مادر کہاں تو گیا ہے ، میرا ننھا مسافر کہاں ہے

اپنے بچے کو دل سے لگاؤں گود میں لے کے تجھ کو سلاؤں
تیرا جھولا بھی خالی پڑا ہے ، میرا ننھا مسافر کہاں ہے

ماں کو آواز دو تم کہاں ہو ، مجھ کو جلدی بلا لو جہاں ہو
کیا مرا لال مجھ سے خفا ہے ، میرا ننھا مسافر کہاں ہے

میرے بے شیرؑ اے میرے اصغرؑ، عمر بھر تجھ کو روئے گی مادر
چشم گریاں سے خوں بہہ رہا ہے، میرا ننھا مسافر کہاں ہے

کس طرح اس کو مادر بلائے ، میرا بچہ کہیں ڈر نہ جائے
کتنا پرہول دشتِ بلا ہے ، میرا ننھا مسافر کہاں ہے

سب اسیروں پہ ظلم وستم ہے ، چھوڑ کر جا رہے ہیں یہ غم ہے
کربلا سے چلا قافلہ ہے ، میرا ننھا مسافر کہاں ہے

دل پہ غم تھا جو اس مہ جبیں کا ، تھا یہ نالہ ربابؑ حزیں کا
حفظِ خالق میں تجھ کو دیا ہے میرا ننھا مسافر کہاں ہے

زائرہؔ دل ہلاتے تھے نالے ، کون مادر کو آ کر سنبھالے
بی بیوں میں قیامت بپا ہے مرا ننھا مسافر کہاں ہے

۞۞۞

نوحہ(۱۰)

دشت غربت میں تڑپتی رہی ہمشیر حسینؑ
حلق پر شمر کی چلتی رہی شمشیر حسینؑ

کی ہے خالق نے عطا عزت و توقیر حسینؑ
درِ زہراؑ پہ ملی آیتِ تطہیر حسینؑ

مال و اسباب لٹا گھر بھی جلا تھا رن میں
آج ہیں دونوں جہاں آپ کی جاگیر حسینؑ

اپنا سر دے کے یہ اسلام پہ احسان کیا
کلمۂ حق کو کیا خون سے تحریر حسینؑ

عرش تھرانے لگا جن و ملک کانپ گئے
حلقِ بے شیر پہ رن میں جو لگا تیر حسینؑ

آخری وقت زباں پر تھا تو عباسؑ کا نام
جب ترے خشک گلے پر چلی شمشیر حسینؑ

آگ خیموں میں لگی ، چھنتی ہے سر سے چادر
ہے گرفتار بلا آپ کی ہمشیر حسینؑ

قافلہ اجڑا ہوا لے کے چلے ہیں سجادؑ
طوق گردن میں ہے اور پاؤں میں زنجیر حسینؑ

بے کفن آئے نظر دلبرِ زہراؑ و علیؑ
روئے اس وقت بہت عابدؑ دلگیر حسینؑ

سن کے دربار میں سب لرزہ براندام ہوئے
بنتِ حیدرؑ نے کچھ اس طرح کی تقریر حسینؑ

یادِ اصغرؑ میں کبھی ، ہجر سکینہؑ میں کبھی
عمر بھر روتی رہی مادر بے شیرؑ حسینؑ

زائرہؔ ہے یہ فقط آپ ہی کے در کی کنیز
عفو کر دیجئے گر ہو کوئی تقصیر حسینؑ

❁❁❁

نوحہ(۱۱)

زمین سبز ، گھٹا کالی اشک بار ہوئی
یہ کس کے غم میں شریک عزا بہار ہوئی

بلند سر ہوا نیزے پہ ، تاج قدموں میں
یہ کس کی جیت ہوئی اور کس کی ہار ہوئی

تڑپ کے گر پڑی خیمہ میں مادرِ اکبرؑ
سناں جو ابن انس کی جگر کے پار ہوئی

کیا ہے عونؑ و محمدؑ کو فدیۂ شبیرؑ
حسینؑ سے کبھی زینبؑ نہ شرمسار ہوئی

حسینؑ ذبح ہوئے لاش پائمال ہوئی
تو رن میں آل نبیؐ ظلم کا شکار ہوئی

جلائے خیمے ، کیا قید ، چادریں چھینیں
لحد میں روح پیمبرؐ بھی اشک بار ہوئی

کبھی طمانچے لگائے ، کبھی گہر چھینے
جفائے شمر ، سکینہؑ پہ بار بار ہوئی

اسیر ہوکے چلی قافلہ کے ساتھ بہن
جو لاش بھائی کی دیکھی تو بے قرار ہوئی

دعا جو مانگی تھی مولاؑ سے زائرہؔ میں نے
خدا کا شکر زیارت بھی بار بار ہوئی

✿✿✿

نوحہ(۱۲)

صلہ یہ ملا ہم کو شہؑ کی عزا سے
کہ جنت کا رستہ ملا کربلا سے

وہ بخشش کی امید ہرگز نہ رکھے
محبت نہیں جس کو آلِ عباؑ سے

کہاں تیرا ناوک ، کہاں حلق اصغرؑ
کہے تو کوئی جا کے یہ حرملہ سے

جواں لال بیٹے کا مقتل سے لاشہ
اٹھایا نہ جائے گا شاہِؑ ہدا سے

کہاں آلِ احمدؐ کہاں شام و کوفہ
گئے پاپیادہ وہ کرب و بلا سے

کمر میں ہے زنجیر پاؤں میں بیڑی
وہ بیمار جاتا ہے دشتِ بلا سے

کہا یہ سکینہؑ نے آجائیں عمّو
نہ پانی کا شکوہ کروں گی چچا سے

مسافر مرے جلد آئیں وطن میں
دعا مانگتی ہیں یہ صغریٰؑ خدا سے

دعا دل سے مانگے جو مولا علیؑ سے
شفا اس کو ملتی ہے خاکِ شفا سے

وسیلہ سے اے زائرہؔ پنجتنؑ کے
جو مانگا ملا مجھ کو فضلِ خدا سے

✪✪✪

نوحہ (۱۳)

بے شیرؑ کی گردن سے ناوک جو نکالا ہے
صبرِ شہؑ بیکس سے دنیا تہہ و بالا ہے

کل صبح کو اس بن میں اجڑے گا مرا گلشن
عاشور کی شب رن میں زہراؑ کا یہ نالہ ہے

زینبؑ نے کہا رو کر کیوں کر میں کروں رخصت
ہم شکل نبیؐ میری آنکھوں کا اجالا ہے

کیا قلب پہ گذرے گی ، اکبرؑ کی جدائی سے
اٹھارہ برس میں نے کن نازوں سے پالا ہے

حسن علی اکبرؑ پر صدقہ نہ ہو کیوں مادر
زلفیں ہیں یہ چہرے پر یا چاند کا ہالا ہے

بیٹے کی اذیت کا احساس تھا سرورؑ کو
کس طرح سے نیزہ کو سینے سے نکالا ہے

اصغرؑ کو چلے لے کر شہؑ رن میں تو ماں بولی
رکھئے گا خیال اس کا ، یہ نازوں کا پالا ہے

شہؑ لائے ہیں خیمہ میں ٹکڑے تنِ قاسمؑ کے
لاشے کے قریب آکر مادر کا یہ نالہ ہے

ملنے کے لئے آئے! قربان ہو ماں تجھ پر
دیکھو تو ذرا اٹھ کر کیا حالتِ کبریٰؑ ہے

عباسؑ کے مرنے سے ٹوٹی ہے کمر شہؑ کی
بھائی کے لئے مضطر قلبِ شہؑ والا ہے

اے زائرہؔ تاریکی سے خوف نہیں مجھ کو
مولا مرے آئے ہیں تربت میں اجالا ہے

✪✪✪

نوحہ(۱۴)

آج چہلم ہے شاہِؑ ہدا کا، چھٹ کے زنداں سے آئے ہیں قیدی
کربلا میں قیامت ہے برپا، چھٹ کے زنداں سے آئے ہیں قیدی

آئی ہوں تم سے ملنے برادر سختیاں قید خانہ کی سہ کر
حال پوچھو تو اٹھ کر بہن کا، چھٹ کے زنداں سے آئے ہیں قیدی

چھوڑ کر سب کو اس تپتے بن میں، جاؤں گی کس طرح میں وطن میں
کیا کہوں گی جو پوچھے گی صغریٰ، چھٹ کے زنداں سے آئے ہیں قیدی

نیند کیسی ہے یہ جان مادر ،آؤ لگ جاؤ سینے سے اکبرؑ
کہہ رہی ہیں یہ بیٹے سے لیلیٰ، چھٹ کے زنداں سے آئے ہیں قیدی

ڈھونڈ کر قبر بے شیرؑ مادر، رو کے کہتی ہے اے میرے اصغرؑ
زخم کیسا ہے تیرے گلے کا چھٹ کے زنداں سے آئے ہیں قیدی

قبر عباسؑ غازی پہ آکر، بی بیاں رو رہی ہیں تڑپ کر
کون دے سب کو آکر دلاسا، چھٹ کے زنداں سے آئے ہیں قیدی

یادِ قاسمؑ میں مادر ہے گریاں، دیکھو اٹھ کر تو حال پریشاں
سسکیاں لے کے روتی ہے کبریٰؑ چھٹ کے زنداں سے آئے ہیں قیدی

قلب مضطر تھا زینبؑ کا بے حد، یاد آئے جو عونؑ و محمدؑ
غم سے بچوں کے دل تھا دو پارہ، چھٹ کے زنداں سے آئے ہیں قیدی

جا رہی ہوں میں بھیا وطن کو، اٹھ کے رخصت کرو اب بہن کو
قبر شہؑ پر تھا زینبؑ کا نالہ، چھٹ کے زنداں سے آئے ہیں قیدی

کر سکے ہم نہ چہلم تمہارا ، زائرہؔ یہ بہن کا تھا نوحہ
تم کو روئے گی تا حشر دنیا، چھٹ کے زنداں سے آئے ہیں قیدی

✡✡✡

نوحہ(۱۵)

اب کہاں لشکر وہ انصارِ شہؑ والا کہاں
ہیں ابھی کچھ اقربا ، تنہا مرے مولا کہاں

سر جھکائے آئے ہیں قاسمؑ پئے اِذن وغا
کہہ رہے ہیں رن میں جانے کو شہؑ والا کہاں

بھائی کا خط پڑھ کے روئے، پھر یہ بولے شاہِؑ دیں
ہے وصیت مجھ سے بھی ، ہے فاطمہ کبریٰؑ کہاں

عقد قاسمؑ کا پڑھا پھر دی اجازت جنگ کی
روکے مادر نے کہا جاتا ہے اب دولہا کہاں

آگئے میداں میں قاسمؑ ، جنگ کی اور خوب کی
فوج کی کثرت کہاں ، کچھ روز کا پیاسا کہاں

گر پڑے گھوڑے سے رن میں سر ہوا ہے پاش پاش
قاسمؑ نوشہ کہاں گرزِ ستم آرا کہاں

جب سنی شہؑ نے صدا ، لیجے چچا میری خبر
دل کو تھامے کہتے دوڑے ہے مرا بچہ کہاں

ہو گیا پامال لاشہ قاسمؑ ناشاد کا
جسم کے ٹکڑے کہاں نوشاہ کا سہرا کہاں

لاشِ قاسمؑ آئی ہے ، سر پیٹتی ہیں بی بیاں
چپکے چپکے رو رہی ہیں فاطمہؑ کبریٰ کہاں

دیکھ کر قاسمؑ کی میت ہوگئی ماں بے قرار
ٹکڑے ٹکڑے لائے تھے چادر میں شہؑ، لاشہ کہاں

لے چلے جب لاشِ قاسمؑ روکے مادر نے کہا
جارہے ہو چھوڑ کر تنہا مجھے بیٹا کہاں

نظم سب اشعار ہیں رونے رلانے کے لئے
بیاہ کا جوڑا کہاں ، مہندی کہاں ، سہرا کہاں

زائرہؔ مولاؑ کے غم سے یہ بھی غم کچھ کم نہیں
عقدِ قاسمؑ کا بھلا مٹ سکتا ہے چرچا کہاں

۞۞۞

نوحہ(۱۶)

ہے قید خانہ میں ماتم بپا سکینہؑ کا
کہ انتقال جہاں سے ہوا سکینہؑ کا

ستم ہوئے نہیں کیا کیا یتیم بچی پر
رسن کسی تھی تو دم تھا گھٹا سکینہؑ کا

لعیں نے چھینی تھیں کانوں سے بالیاں کیسے
جو سرخ خون سے کرتا ہوا سکینہؑ کا

ہے پائے عابدؑ بیمار میں اگر بیڑی
بندھا ہوا ہے رسن سے گلا سکینہؑ کا

پھوپھی سے کہتی تھی ہم کب چلیں گے اپنے گھر
کوئی بھی خواب نہ پورا ہوا سکینہؑ کا

صدا یہ آئی کہ سینہ سے آ کے لگ جاؤ
جو لاشِ شاہؑ نے نالہ سنا سکینہؑ کا

سکونِ دل ہے یہ بچی ، حسینؑ کہتے تھے
اسی سے نام دلوں میں بسا سکینہؑ کا

تڑپ کے دل سے لگایا ہے ماں نے بچی کو
جو دیکھا زرد سا چہرا ہوا سکینہؑ کا

سروں کو پیٹ کے رونے لگے سب اہلِ حرم
برائے دفن جو لاشہ چلا سکینہؑ کا

ربابؑ دیکھتی رہتی تھیں پیار سے جس کو
لحد میں چاند سا چہرا چھپا سکینہؑ کا

ہوئی جو دفن تو مادر نے رو کے دی یہ صدا
یہ قید خانہ بنا مقبرہ سکینہؑ کا

بہن کو دفن بھی زنداں میں کرتے ہیں عابدؑ
پدر کے پاس نہ مدفن بنا سکینہؑ کا

وہاں بھی زائرہؔ رہتا ہے زائروں کا ہجوم
جہاں پہ شام میں روضہ بنا سکینہؑ کا

✿✿✿

نوحہ(۱۷)

قربانئ شبیرؑ نہ بھولیں گے کبھی ہم
ہر سال اسی شان سے آئے گا محرم

ہر گز نہ کمی ہوگی عزائے شہؑ دیں میں
بڑھتا ہی چلا جائے گا یہ جذبۂ ماتم

کتنی ہے عزاداروں کو الفت شہؑ دیں سے
غم اپنا بھلا دیتا ہے شبیرؑ کا یہ غم

جاتے ہیں مجالس میں اسی طرح عزادار
سردی ہو کہ گرمی ہو کہ بارش کا ہو موسم

روشن ہیں عزا خانے خواتین کے دم سے
ہر دل کی یہ خواہش ہے عزا میں نہ ہو کچھ کم

رنگینئ دنیا سے نہیں کچھ ہمیں مطلب
پوشاک سیہ جسم پہ اور چشم ہے پر نم
بس ماتم و مجلس سے سروکار رہے گا

دیکھے کوئی زہراؑ کی کنیزوں کا یہ عالم
بچوں کو لئے آتی ہیں مجلس میں بہ عجلت
مجمع کی بھی کثرت کا نہیں ان کو کوئی غم

یوں دل میں محبت ہے حسینؑ ابن علیؑ کی
ننھے سے صغیروں کو سکھا دیتی ہیں ماتم

چھوٹا سا علم ہاتھوں میں عباسؑ کا لے کر
اس قوم کے بچے بھی کیا کرتے ہیں ماتم

شبیرؑ کا وہ غم ہے کہ ہر قلب ہے مضطر
ایام عزا جانے کا ہر ایک کو ہے غم

یارب یہ دعا ہے کہ عزادارِ حسینی
روضہ پہ شہؑ دیں کے کرے جا کے جبیں خم

اے زائرہؔ زندہ رہے پیغام حسینی
تا حشر عزاداری شبیرؑ نہ ہو کم

نوحہ(۱۸)

شہؑ نے کہا زینبؑ سے بہن صبر دکھانا
تم بھائی کے لاشے کو گلے سے نہ لگانا

دیکھو گی اگر مجھ کو تو تڑپے گا دلِ زار
جب حلق پہ خنجر ہو ، نہ میداں میں تم آنا

جب لاش مری دیکھو گی زیرِ سم اسپاں
تڑپے گا جگر ، آنکھوں سے آنسو نہ بہانا

دن رات مجھے یاد کرے گی مری بچی
روئے جو سکینہؑ اسے سینے سے لگانا

چھینیں گے لعیں چادریں سب اہلِ حرمؑ کی
خیموں کے جلانے پہ بھی تم صبر دکھانا

عابدؑ کو سہارا تم ہی دینا مری زینبؑ
بیمارؑ کو جلتے ہوئے شعلوں سے بچانا

بازو میں رسن باندھنے آئیں گے ستم گر
تم صبر دکھاتے ہوئے خود ہاتھ بڑھانا

اسلام بچانا ہے تمہیں بعد ہمارے
جتنے بھی مظالم ہوں بہن صبر دکھانا

لے جائیں جو دربار یزیدی میں ستم گر
گھبرانا نہ تم ، سر کو جھکائے چلی جانا

ڈرنا نہ یزید ستم آرا کے مقابل
اللہ نے رتبہ جو دیا ہے وہ بتانا

مٹ جائے گا دنیا سے بہت جلد وہ ظالم
لیکن نہ بھلائے گا کبھی ہم کو زمانہ

ڈرتے نہیں وہ جن کو خدا دیتا ہے عزت
سر خم کئے تم شام کے زندان میں جانا

کر دینا یہیں دفن غریب الوطنوں کو
زینبؑ جو کبھی چھوٹ کے زنداں سے تم آنا

جب جانا مدینہ اے بہن کرب و بلا سے
صغریٰؑ کو مری جاکے کلیجہ سے لگانا

اے زائرؔہ! کہتے تھے شہ دیںؑ دمِ رخصت
پانی جو ملے ، پہلے سکینہؑ کو پلانا

نوحہ(۱۹)

شہید ظلم کا چرچہ کہاں کہاں نہ ملا
وہ کون ہے جو غمِ شہؑ میں دل تپاں نہ ملا

رفیق شاہؑ کے سیراب ہوں گے کوثر پر
ملے گا خلد میں پانی اگر یہاں نہ ملا

غم حسینؑ جہاں میں رہے گا حشر تلک
اثر شہادت شہؑ کا کہاں کہاں نہ ملا

حسینؑ پانی پلانے کو لے گئے تھے اسے
مگر پلٹ کے کبھی بھی وہ بے زباں نہ ملا

لٹا کے قبر میں بے شیرؑ کو یہ شہؑ نے کہا
ہے یہ ملال ، کفن تجھ کو میری جاں نہ ملا

تلاش شامِ غریباں میں کرتی ہے مادر
کہیں بھی تربت بے شیرؑ کا نشاں نہ ملا

یہ بین کرتی تھیں لیلیٰ فراقِ اکبرؑ میں
تڑپ رہی ہوں مگر میرا نوجواں نہ ملا

جہاں جہاں بھی پھرایا گیا اسیروں کو
سرِ حسینؑ کا نیزہ کہاں کہاں نہ ملا

تڑپ کے آگیا اک شیر خوار مقتل میں
نثار ہونے کو شہؑ پر کوئی جواں نہ ملا

حسینؑ ڈھونڈتے پھرتے ہیں لاش کے ٹکڑے
بکھر گیا تنِ قاسمؑ کہاں کہاں نہ ملا

بلا کے شاہؑ کو کیا خوب میہمانی کی
سہے جو ظلم و ستم ، ایسا میہماں نہ ملا

تمام عمر غمِ شہؑ میں روئی تھی زینبؑ
بہن سے چھوٹ کے پھر شاہِؑ دو جہاں نہ ملا

ہزاروں گذرے ہیں مداح شاہِؑ والا کے
یہ سچ ہے زائرہؔ ذاخرؔ سا خوش بیاں نہ ملا

ماہنامہ 'شعاعِ عمل' (ہندی و اردو) 'خاندانِ اجتہاد نمبر' اور
نور ہدایت فاؤنڈیشن کے تمام مطبوعات
ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے
لاگ آن کریں —ہماری ویب سائٹ
www.noorehidayatfoundation.com

نوحہ(۲۰)

سن کے ذکر شاہؑ دیں آنسو بہانا چاہیے
دل سے غم فرزند زہراؑ کا منانا چاہیے

مٹ نہ جائے دینِ احمدؐ کہتے تھے شاہِؑ زمن
کربلا جا کر ہمیں جنگل بسانا چاہیے

اقرباؑ ، انصارؑ میرے قتل ہوں کچھ غم نہیں
طالبِ بیعت کو دنیا سے مٹانا چاہیے

رن میں اک بچے کو شہؑ پانی پلانے لائے ہیں
ہے عجب منظر کسی کو رحم آنا چاہیے

بولے شہؑ بے شیرؑ سے ہم کر چکے حجت تمام
تم کو اب پیاسی زباں اپنی دکھانا چاہیے

کیا کوئی ایسا ہے فوجِ شام میں جو یہ کہے
جاں بلب بیشیر کو پانی پلانا چاہیے

حرملہ سے کہہ رہا ہے ابن سعد بے حیا
گردن اصغرؑ کو ناوک کا نشانہ چاہیئے

رن میں بے گور و کفن لاشیں پڑیں ہیں جابجا
بے کس و مظلوم کے مدفن بنانا چاہیے

نوک نیزہ سے ردائیں بی بیوںؑ کی چھین لیں
مصطفیٰؐ کی آل کو کیا یوں ستانا چاہیے

آہ زنجیروں میں جکڑا سید سجادؑ کو
کیا کسی بیمار کو بیڑی پنہانا چا ہیے

چند بچے ، بی بیاں ، اور صرف اک بیمار ہے
مبتلائے غم کا کیا خیمہ جلانا چاہیے

جستجو ہے گر اسے امن و اماں کے سائے کی
پرچم عباسؑ دنیا کو اٹھانا چاہیے

ہم کو بھی الفت ہو انصارِ حسینی کی طرح
عشق سب کو شاہ دیںؑ سے والہا نہ چاہیے

یہ سکھایا ہے علی اصغرؑ نے ہر اک طفل کو
حرملہ آئے نظر تو مسکرانا چاہیے

کتنی جلدی تو نے یہ نوحہ مکمل کر دیا
زائرہؔ مولاؑ کی بس تائید آنا چاہیے

نوحہ(۲۱)

کرب و بلا میں شاہؑ کو دورِ خزاں ملا
دنیا سے کوچ کرتے ہی باغ جناں ملا

تھے انتظار شہؑ میں سب انصارؑ و اقرباؑ
کوثر کے پاس شاہؑ کو سب کارواں ملا

سن کر صدا پسر کی جو پہنچے شہؑ زمن
کڑیل جواں رگڑتا ہوا ایڑیاں ملا

اکبرؑ کی لاش دیکھ کے مادر نے کی فغاں
دولہا بنا ہوا مرا کڑیل جواں ملا

عباسؑ مشک بھرنے جو آئے لبِ فرات
قدموں کو چومتا ہوا آبِ رواں ملا

بچے تڑپ کے رہ گئے منظر یہ دیکھ کر
جھکتا ہوا زمیں پہ جو شہؑ کا نشاں ملا

بازو شہید ہو گئے ، مشکیزہ چھد گیا
کوشش تو کی ، سکینہؑ کو پانی کہاں ملا

آوازِ گریہ سن کے جو خیمہ میں آئے شاہؑ
جھولے سے گر کے روتا ہوا بیزباں ملا

دشتِ ستم میں لائے ہیں شہؑ اپنے لال کو
جب پیاس سے وہ لیتا ہوا ہچکیاں ملا

تیرِ ستم نے پیاس بجھائی صغیرؑ کی
اس شیر خوار بچے کو پانی کہاں ملا

زینبؑ تڑپ کے آئیں جو قرب شہؑ ہدا
پامال رن میں لاشۂ شاہؑ زماں ملا

کرب و بلا سے کوفہ و بازارِ شام تک
آلِ نبیؐ کا لوٹا ہوا کارواں ملا

زنجیر، طوق، ہتھکڑی، بیڑی کے وزن سے
پرخار راہ پر مجھے اک ناتواں ملا

اے زائرہؔ لحد میں فرشتے خموش ہیں
مولا علیؑ کا نام جو وردِ زباں ملا

✿✿✿

نوحہ(۲۲)

جو شہؑ مظلوم پر آنسو بہا سکتے نہیں
سامنے وہ احمد مرسلؐ کے جا سکتے نہیں

جس نے جاں دے کر بچایا مصطفیؐ کے دین کو
اس کی قربانی کو ہم ہرگز بھلا سکتے نہیں

دن بہ دن بڑھتی ہی جائے گی عزا شبیرؑ کی
ہے دعائے فاطمہؑ اس کو مٹا سکتے نہیں

مصطفیؐ کی آل کا دامن نہ چھوڑیں گے کبھی
الفتِ شبیرؑ ہم دل سے بھلا سکتے نہیں

جاں بلب عباسؑ نے یہ دی سکینہؑ کو صدا
میری بچی ہم تجھے پانی پلا سکتے نہیں

خون میں ڈوبا ہوا کس طرح دیکھو گی ربابؑ
شہؑ تمہارے لال کو خیمہ میں لا سکتے نہیں

زخم پر سینہ کے رکھ کر ہاتھ، اکبرؑ نے کہا
باپ کو زخم جگر اپنا دکھا سکتے نہیں

کہہ کے یہ مقتل میں بچوں کو بلاتے ہیں حسینؑ
ہم جوانا مرگ کی میت اٹھا سکتے نہیں

لاشِ اکبرؑ لا کے زینبؑ سے کہا یہ شاہؑ نے
اے بہن جو دل پہ گذری ہے بتا سکتے نہیں

زخمی سینہ دیکھ کے اکبرؑ کا لیلیٰؑ نے کہا
ہم تمہیں اے لال سینہ سے لگا سکتے نہیں

ڈھونڈ کر لاش پدر کو یہ سکینہؑ نے کہا
پاس اپنے ہم کو کیا بابا بلا سکتے نہیں

سن کے بچی کی فغاں آئی یہ لاشے سے صدا
اپنے سینہ پر تمہیں بی بی سلا سکتے نہیں

عقد قاسمؑ کا ہوا تو امّ فروہ نے کہا
ایسے عالم میں تمہیں دولہا بنا سکتے نہیں

ڈر نہ جانا ہے اندھیری رات سناٹا بھی ہے
جاؤ ماں کے پاس تم جاؤ ، ہم آسکتے نہیں

کون ہے ایسا جو دے آکر شہیدوں کو کفن
قیدی ظلم و ستم زنداں سے آسکتے نہیں

زائرؔہ رونا رلانا زندگی کا نام ہے
سنگ دل ، شبیرؑ پر آنسو بہا سکتے نہیں

❁❁❁

نوحہ(۲۳)

پانی نہ ظالموں نے پلایا حسینؑ کو
مقتل میں ذبح کر دیا پیاسا حسینؑ کو

رخصت کو آئے شہؑ تو نہ صغریٰؑ نے کچھ کہا
حسرت بھری نگاہ سے دیکھا حسینؑ کو

بے دین کیا سمجھتے فضیلت حسینؑ کی
کاندھے پہ مصطفیٰؐ نے بٹھایا حسینؑ کو

مسجد میں لڑکھڑائے ، تو حق کے رسولؐ نے
خطبے کو ترک کر کے اٹھایا حسینؑ کو

کیوں ظلم اتنا کرتے ہو حیدرؑ کے لال پر
زہراؑ نے چکی پیس کے پالا حسینؑ کو

سر پر پڑا جو گرز گرا خاک پر جری
عباسؑ نے تڑپ کے پکارا حسینؑ کو

لاش پسر کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں دشت میں
کوئی نہیں جو دے دے سہارا حسینؑ کو

کڑیل جواں زمیں پہ تڑپتا ہوا ملا
باقی رہا نہ ضبط کا یارا حسینؑ کو

زخمی گلے کو چوم لیا ہو کے بے قرار
اصغرؑ نے مسکرا کے جو دیکھا حسینؑ کو

فوج ستم نے گھیرا ہے زہراؑ کے لال کو
قسمت نے کر دیا ہے اکیلا حسینؑ کو

انصارؑ و اقرباؑ کو یہ مولاؑ نے دی صدا
کیوں چھوڑ کر چلے گئے تنہا حسینؑ کو

ایک تشنہ لب کو کند چھری سے کیا حلال
زینبؑ نے دیکھا رن میں تڑپتا حسینؑ کو

سر کٹ گیا جھکا نہیں باطل کے سامنے
مٹ جائے دین ، کب تھا گوارا حسینؑ کو

بے تاب ہو کے گر پڑیں بھائی کی لاش پر
زینبؑ نے ٹکڑے ٹکڑے جو دیکھا حسینؑ کو

رونے لگے لپٹ کے تنِ پاش پاش سے
عابدؑ نے جب لحد میں اتارا حسینؑ کو

بہر فشار خاکِ لحد متحد ہوئی
گھبرا کے زائرہؔ نے پکارا حسینؑ کو

❁❁❁

نوحہ(۲۴)

مصیبتِ شہؑ بے کس تصورات میں ہے
غم حسینؑ تو شامل مری حیات میں ہے

مٹانے والے عزائے حسینؑ کو دیکھیں
عزا حسینؑ کی اب ساری کائنات میں ہے

علیؑ کے شیر کا قبضہ ہے اب ترائی پر
جری کا عکس نمایاں لب فرات میں ہے

غم حسینؑ منانا تو اک عبادت ہے
یہ کار خیر بھی اعمال صالحات میں ہے

شہید کرب و بلا جانِ فاطمہؑ زہرا
ترا وجود ہر انسان کی حیات میں ہے

علم جو غازی کا دیکھا تو یاد آئے حسینؑ
وہ بے بسی علم فاتحِ فرات میں ہے

چراغ گل شب عاشور کر دیا ہے مگر
یہ نور کیسا نمایاں اندھیری رات میں ہے

محبت اور اطاعت ، وفا ، فداکاری
ہر ایک وصف یہ عباسؑ ہی کی ذات میں ہے

بھڑکتے شعلوں سے بیمارؑ کو بچائے کوئی
پسر حسینؑ کا جلتی ہوئی قنات میں ہے

حسینؑ ابن علیؑ نے بچایا دینِ خدا
علیؑ سفیر خدا ساری کائنات میں ہے

ہر ایک شعر پہ آنسو ٹپکنے لگتے ہیں
وہی اثر ابھی ذاخرؔ کے نوحہ جات میں ہے

لحد جو زائرہؔ نورِ علیؑ سے روشن ہے
عجب سکوں مجھے تربت کی پہلی رات میں ہے

✿✿✿

نوحہ(۲۵)

یہ عزائے شہؑ یہ ماتم کی صدا باقی رہے
حشر تک ذکر شہیدانِ وفا باقی رہے

تا ابد قائم رہے یہ مجلس و ماتم کا شور
یہ غم شبیرؑ میں آہ بکا باقی رہے

یہ سبق دیتے ہیں دنیا کو علمدار حسینؑ
عمر بھر بھائی سے بھائی کی وفا باقی رہے

ماں نے یہ عونؑ و محمدؑ سے دم رخصت کہا
ہاں! فدا کاری کا بچو! حوصلہ باقی رہے

سن کے آواز پسر کہنے لگے رو کر حسینؑ
کیا اسی دن کے لئے بابا ترا باقی رہے

لاش اکبرؑ کی اٹھا کر لا سکوں میں دشت سے
اتنا دم ہاتھوں میں میرے اے خدا باقی رہے

کہہ کے یہ بے شیرؑ کو مقتل میں لاتے ہیں حسینؑ
آخری کیوں ہدیۂ راہِ خدا باقی رہے

مانگی جب سجادؑ نے اذن وغا ، شہؑ نے کہا
قید میں جانے کو میرا دلربا باقی رہے

بعد میرے دینِ احمدؐ کو بچانا ہے تمہیں
مرضیٔ خالق بھی ہے یہ سلسلہ باقی رہے

بھائی کا لاشہ پڑا ہے رن میں بے گور و کفن
کیسے ممکن تھا کہ زینبؑ کی ردا باقی رہے

نوجواں بچوں کا یہ شوقِ عبادت اے خدا
تا ظہور قائم آلِ عباؑ باقی رہے

دور ہو بغض و حسد کی آگ سب مل کر رہیں
اتحاد مومنیں کا سلسلہ باقی رہے

ایک ہو جائیں سب انصارِ حسینی کی طرح
اپنی ملت میں نہ اب یہ تفرقہ باقی رہے

زائرہؔ کی ہے دعا جب تک کہ دم میں دم رہے
مدح اہلِ بیتؑ کا یہ سلسلہ باقی رہے

✡✡✡

مطبوعات نور ہدایت فاؤنڈیشن

امامباڑہ غفران مآبؒ، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ۔ ۳
فون: 0522-2252230_0522-4062731
موبائل: 09335276180_09335996808
e-mail: noorehidayat@yahoo.com —
noorehidayat@gmail.com
website: www.noorehidayatfoundation.com

۱۔امام زین العابدین کی زندگی—ولی امر مسلمین آیۃ اللہ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی (۲۵رستمبر ۲۰۰۳ء)

۲۔تصور مہدی— آیۃ اللہ شہید سید باقر الصدر علیہ الرحمہ (۳۰رستمبر ۲۰۰۳ء)

۳۔نشان راہ (ہندی) خطیب انقلاب مولانا سید حسن ظفر نقوی، کراچی، پاکستان (جون ۲۰۰۵ء)

۴۔گلکدۂ مناقب مجموعہ کلام، ذاخرؔ، فاطرؔ، گہرؔ، کاملؔ (جولائی ۲۰۰۵ء)

۵۔علمدار کربلا (ہندی) صحافی شکیل حسن شمسی (اگست ۲۰۰۵ء)

۶۔ہندوستان میں شیعیت کی تاریخ—علامہ سید محمد باقر شمسؔ (نومبر ۲۰۰۶ء)

۷۔انسان اعظم آیۃ اللہ سید احمد نقوی (دسمبر ۲۰۰۶ء)

۸۔امیر مختار خطیب انقلاب مولانا سید حسن ظفر نقوی، کراچی، پاکستان (جنوری ۲۰۰۷ء)

۹۔شیعہ-سنی سمجھوتہ ادارۂ نور ہدایت فاؤنڈیشن (جون ۲۰۰۷ء)

۱۰۔محکم آیات ڈاکٹر رضا حسین رمزؔ لکھنؤ (نومبر ۲۰۰۷ء)

۱۱۔صحیفۃ الساجدین مرتبۂ پرنس سر تاج مرزا صاحب (فروری ۲۰۰۸ء)

۱۲۔صہیونی دہشت گردی—صحافی شکیل حسن شمسی (۲۶ ستمبر ۲۰۰۸ء)

۱۳۔اسرائیل کا آتنک واد (ہندی)—صحافی شکیل حسن شمسی (۲۶ ستمبر ۲۰۰۸ء)

۱۴۔امام حسینؑ کا سندیش مانوتا کے نام (ہندی) آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی نقوی—(۱۰ر جنوری ۲۰۰۹ء)

۱۵۔اسلامی عقیدے (ہندی) آیۃ اللہ سید مجتبیٰ موسوی لاری مدظلہ العالی (۲۶ جنوری ۲۰۰۹ء)

۱۶۔کلام زائرہؔ مجموعۂ کلام مرضیہ شمسی زائرہؔ (جنوری ۲۰۰۹ء)

۱۷۔آسرا مجموعۂ کلام تنویر نقوی تنویرؔ نگروری (۱۰ر مئی ۲۰۰۹ء)

۱۸۔دُرِ نایاب یاور حسین رضوی یاورؔ بہرائچی (۱۶ر ستمبر ۲۰۰۹ء)

۱۹۔صراط سکون ڈاکٹر رضا حسین رمزؔ لکھنؤ (ستمبر ۲۰۰۹ء)

۲۰۔دعائے کمیل—ترجمہ مولانا شیخ محسن علی نجفی (اکتوبر ۲۰۰۹ء)

۲۱۔انوار معصومین—ڈاکٹر نور النساء صاحبہ (نومبر ۲۰۰۹ء)

۲۲۔نور نعمت—ڈاکٹر نور النساء صاحبہ (جنوری ۲۰۱۰ء)

۲۳۔تاثیر عزا—محترمہ مرضیہ شمسی زائرہؔ صاحبہ (جنوری ۲۰۱۱ء)

۲۴۔کونین کی دولت بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی و تنظیم زہرا نقوی کنیزؔ اکبر پوری (اپریل ۲۰۱۱ء)

۲۵۔قرآنی آیات در مدح مولائے کائناتؑ الحاج ڈاکٹر سید رضا حسین نقوی رمزؔ (جون ۲۰۱۱ء)

۲۶۔ماں شاعر اہلبیتؑ جناب سید نوشہ رضا رضاؔ سرسوی (ستمبر ۲۰۱۱ء)

۲۷۔بہن شاعر اہلبیتؑ جناب سید نوشہ رضا رضاؔ سرسوی (ستمبر ۲۰۱۱ء)

۲۸۔نور ہدایت فاؤنڈیشن۔خدمات و عزائم (اکتوبر ۲۰۱۲ء)

۲۹۔فغان زائرہ۔مجموعہ نوحہ جات مرضیہ شمسی زائرہؔ (نومبر ۲۰۱۲ء)

تذکرے

۱۔تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ اول مطبوعہ اکتوبر ۲۰۰۲ء مطابق ۱۴۲۳ھ

۲۔تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ دوم مطبوعہ فروری ۲۰۰۳ء مطابق محرم ۱۴۲۴ھ

۳۔تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ سوم مطبوعہ دسمبر ۲۰۰۴ء مطابق شوال ۱۴۲۵ھ

۴۔تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ چہارم مطبوعہ دسمبر ۲۰۰۵ء مطابق ذی قعدہ ۱۴۲۶ھ

۵۔ تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ پنجم مطبوعہ دسمبر ۲۰۰۶ء مطابق ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ

۶۔تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ ششم مطبوعہ نومبر ۲۰۰۷ء مطابق ذی قعدہ ۱۴۲۸ھ

۷۔تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ ہفتم مطبوعہ اکتوبر ۲۰۰۸ء مطابق شوال ۱۴۲۹ھ

۸۔تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ ہشتم مطبوعہ اکتوبر ۲۰۰۹ء مطابق شوال ۱۴۳۰ھ

۹۔تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ نہم مطبوعہ نومبر ۲۰۱۰ء مطابق ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ

۱۰۔تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ دہم مطبوعہ اکتوبر ۲۰۱۱ء مطابق ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ

۱۱۔تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ یازدہم مطبوعہ اکتوبر ۲۰۱۲ء مطابق ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ

نوٹ: دسمبر ۲۰۱۲ء تک ۹۳ شمارے ماہنامہ ”شعاع عمل“ (ہندی-اردو) کے شائع ہو چکے ہیں